مقالہ نگار: مجتبی احمد دیو

استاد رہنماء: ڈاکٹر سید کلیم اصغر

شعبہء فارسی، جامعہ ملیہ اسلامیہ ، نئ دہلی۲۵

مولانا محمد اسمعیل بینش کشمیری شخصیت و فن

خلاصہ

بینش کشمیری دور اورنگ زیب میں غنی کشمیری کے بعد کشمیر کے دوسرے اہم شاعر ہیں۔ بینش کشمیری کا اصلی نام محمد اسمعیل تھا اور فارسی زبان و ادب میں وہ بینش تخلص سے پہچانے جاتے ہیں۔ مختلف تذکرہ نگاروں نے اختلاف کی بناء پر ان کا نام جعفر بیگ بینش ، محمد عارف ہمدانی بینش اور محمد عقیل بینش لکھا ہے حالانکہ نتیجہ خیز تحقیق کے مطابق بینش کشمیری کا اصلی نام محمد اسمعیل ثابت ہوا ہے۔ ان کے آباء و اجداد کا تعلق ایران سے تھا اور وہ ترک وطن کر کے کشمیر چلے آے اور پھر کشمیر کے ہی ہو کے رہ گئے۔ بینش کی پیدائش سر زمین کشمیر میں ہی ہوئ۔ ابتدائ تعلیم کشمیر میں حاصل کی۔ حصول تعلیم کے بعد ملکوں ملکوں اسفار کیے جن میں دہلی، بنارس، پنجاب اور لاہور قابل ذکر ہیں۔ ان مقامات کی سیر کرتے ہوئے بینش نے جو تجربات حاصل کیے ان کے ذریعہ اپنی شاعری کو سنوارا اور نکھارا۔ وہ صف شکن خان [۱۰۸۵ ۱۶۷۴ /۷۵] کے دربار سے وابستہ تھے اور باالآخر گیارہویں صدی ہجری کے اختتام میں کشمیر میں وفات پائی۔

بینش کشمیری بنیادی طور پر فارسی کے شاعر تھے۔ انہوں نے اپنی تمام تر صلاحیتوں کو بروءے کار لاتے ہوئےاپنی الگ پہچان قایم کی۔ ان کا شمار کشمیر کے ان شعراء میں ہوتا ہے جنہوں نے پنج گنج نظامی کی پیروی میں مثنویاں لکھی ہیں جو کہ ایک نا قابل فراموش کارنامہ ہے۔ انہوں نے چھہ مثنویاں یادگار چھوڑی ہیں جن کی فہرست حسب ذیل ہے:

۱۔ بینش البصار ۲۔ گلدستہ ۳۔ گنج رواں ۴۔ شور خیال ۵۔ رشتہء گوہر ۶۔ جواہر خانہ

بینش کی مثنویات کا یہ مجموعہ زیر نمبر ۳۰۳۵، شیلف نمبر ۱۸، کیٹالاگ نمبر ۱۰۴۹/ ۱۹۲۳ سالار جنگ میوزیم حیدر آباد کی زینت بنا ہوا ہے۔ یہ مجموعۂ مثنویات بینش اٹھارہویں صدی میں خط نستعلیق میں لکھا گیا ہے جو کہ شروع خراب میں ہو چکا ہے۔ ان کی مثنویات کا بغور مطالعہ کرنے سے یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ بینش بنیادی طور پر مذہبی انسان تھے۔ ان کی ہر مثنوی کا معتد بہ حصہ حمد و نعت کےعلاوہ قرآن شریف کی تکریم و توصیف اور شب معراج کے بیان کے لیے وقف ہے۔ اس کے علاوہ انہوں نے ہر مثنوی میں شاعری سے اپنی عقیدت کا اظہار کیا ہے۔ بینش کی یہ جادو بیانی ان کی شاعرانہ عظمت کی دلیل پیش کرتی کہ انہوں نے متعدد خیالات کو شعری قالب میں ڈھالنے کی نہ صرف کوشش کی ہے بلکہ قصیدے کا طمطراق ، طربیہ کی شگفتگی، حزنیہ شاعری کا سوز و گداز، غزل کی دلکشی الغرض تمام تر زاویوں کو بڑی فنکاری سے اپنی تمام مثنویات میں بیان کیا ہے۔

مجموعۂ مثنویات کے علاوہ انہوں نے ایک دیوان بھی مرتب کیا ہے۔ جس میں بیشتر غزلیں اور چند قصائد ہیں۔ یہ دیوان زیر نمبر ۵۴۸ خدا بخش لائبریری پٹنہ میں موجود ہے اُن کا دیوان غزلیات اپنے رچائو اور خوبصورتی کے لیے ممتاز ہے۔ ہمارے ناقدین ادب نے بھی بینش کو ایک قابل قدر غزل گو تسلیم کیا ہے۔ اُن کی غزلیات جذبات نگاری اور شیوہ بیانی کا لطیف ترین نمونہ ہیں۔

مختصر طور پر بینش کشمیری کی شخصیت اور فن کو دیکھتے ہوئے یہ بات پورے وثوق کے ساتھ کہی جا سکتی ہے کہ اُن کی شخصیت و فن ان کے مقدمین یا معاصرین سے کسی طرح بھی کم نہیں ہے۔ اُن کی شاعری میں آورد کے بجائے آمد ہے لہذا ان کا کلام ایک استعارہ ہے اس خطہ کا جسے پوری دنیا کشمیر کے نام سے جانتی اور پہچانتی ہے۔